سوال

)کیا یہ (714) ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نکہنیة 2225 ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

عد!

یہ ہے کہ مسلمان خون، مال اور عزت و آبرو کے اعتبار سے واجب الاعتبار ہے۔ کسی کے لیے ناحق دست درازی کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا:

«فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا» (صحيح البخاري، الحج، باب الخطبة ايام منى، ح: 1739 وصحيح مسلم، الحج باب حجة النبي ﷺ، ح: 1218)

ے خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں تمہارے لیے اس طرح ناقابل احترام ہیں، جس طرح یہ دن، یہ شہر اور یہ مہینہ قابل احترام ہے۔

اسی طرح مال کے بارے میں آپ نے فرمایا ہے:

تی: 6 100، 8 182 ومجمع الزوائد: 4 172)

’’کسی مسلمان شخص کا مال حلال نہیں ہے الا یہ کہ وہ خود خوش دلی سے دے دے۔‘‘

نیز آپ نے فرمایا ہے:

ح: 2564)

لمان کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔‘‘

ورت ذکر کی ہے کہ بعض لوگوں نے مظاہرہ کیا اور انتظامیہ نے ان کے مکانات کو گرانے کا حکم دے دیا تو اس صورت میں لوگوں کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ان کے مال و اسباب کو لوٹ لیں۔ جس کسی نے بھی انکے مال کو لوٹا تو وہ ظالم، سرکش اور گناہ گار شمار ہوگا، لہذا جس کسی نے ان کا مال لی ہو تو اسے

"من كانت له مظلمة لأخيه من عرضه أو شيء، فليتحلله منه اليوم قبل أن لا يكون دينار ولا درهم، وان كان له عمل صالح أخذ منه بقدر مظلمته، وان لم تكن له حسنات أخذ من سيئات صاحبه فحمل عليه". (صحيح البخاري، المظالم، باب من كان له مظلمة عند رجل۔۔ الخ، ح 2449)

ں کسی نے اپنے بھائی کی آبروریزی یا کسی بھی شکل میں اس پر زیادتی کی ہو تو اسے آج ہی معاف کروالے قبل اس کے کہ وہ دن آئے جب اس کے پاس کوئی دینار ہوگا اور نہ درہم البتہ اگر اس کے پاس عمل صالح ہوا تو وہ اس کے ظلم کے بقدر اس سے لے لیا جائے گا اور اگر اس کے پاس نیکیاں ہوئیں تو اس کے

رپوری تحقیق و جستجو اور ان لوگوں کے بارے میں سوال کرنے کے باوجود، جن کا مال لیا، ان کے بارے میں علم ہونا اور ان تک مال پہنچانا مشکل ہو تو پھر اس مال یا اس کی قیمت کو صدقہ کر دیا جائے۔ اگر بعد میں ان لوگوں کا علم ہو جائے تو انہیں ساری صورت حال بتا دیجائے۔ اگر وہ اس پر راضی ہو جائیں تو ٹھیک

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ]

ج4ص539

محدث فتویٰ